السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اہل علم ابتداً دین محمدی میں تھا، رفتہ رفتہ چلھائے غیر مشروعہ مروبہ صوفیہ میں منہمک ہوا اور گاہے مذہب نیچری کو اور گاہے مذہب عیسائی کو ٹھیک بتاتا ہے بعضو لوگوں نے اس کوان کے معابد میں شامل ہوتے دیکھا۔ اس کا والد کہتا ہے کہ اس کو خفقان ہے۔ اب اس شخص کا کیا حکم ہے۔ زید کہتا ہے کہ یہ شخص اگر توبہ کرے تو اس کے ساتھ سلام وکلام وشادی وغمی میں شامل ہونا درست ہے لیکن سردار اور امام کے ہوتے ہوئے اس کو امام یا سردار نہ بنانا چاہئے اور حدیث شریف اس سے نہ قبول کرنی چاہئے اگر وہ شخص نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص اس کی اقتدا کرے تو جائز ہے پس ایسے شخص کو سردار وغیرہ بنایا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ادیان باطلہ کفریہ کی صراحۃً تصویب کرے اور ساتھ اس کے ان کے معابد میں بھی شامل ہو تو وہ باتفاق اہل علم کافر ہے ایسا شخص اگر توبہ صحیح کرے جس کے آثار علانیہ پائے جائیں تو البتہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگا اور جمیع احکام میں مثل سائر اہل اسلام کے ہوگا اس کے ساتھ سلام وکلام اور اس کی شادی غمی میں شریک ہونا اور نماز میں اس کی اقتداء کرنا وغیرہ سب کچھ جائز ودرست ہوگا رہا یہ امر کہ بعد توبہ صحیح کے اس کو سردار یا۔۔۔ ہے یا نہیں سو واضح ہو کہ ہر مسلمان سرداری وامامت کی قابلیت واہلیت نہیں رکھتا ہے اس منصب جلیل کی شرعاً جو اہلیت وقابلیت رکھے، اس کو بنانا چاہیے، رہی یہ بات کہ شخص مذکور کو حفقان یا جنون ہے یا نہیں، سو واضح ہو کہ خفقان یا جنون امراض مشاہدہ وبدیہیہ سے ہیں اگر اس شخص میں خفقان یا جنون کے آثار وعلامات پائے جاتے ہیں تو یہ شخص مجنون یا مبتلا بخفقان قرار دیا جائے گا، ورنہ نہیں واللہ اعلم حررہ محمد عبدالحق ملتانی عفی عنہ۔ سید محمد نذیر حسین۔

(توضیح الکلام: اگر شخص مذکورہ میں واقعی توبہ صحیح کے آثار پائے گئے تو التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کے مطابق تمام مؤمنین ومسلمین کی طرح ہے۔ (الراقم علی محمد سعیدی خانیوال

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد09ص286

محدث فتویٰ